286

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

جلد ۳ | ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء | یکشنبہ | مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۷

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی صحت اب درست ہے گزشتہ اشاعت میں نزلہ کی شکایت غلطی سے لکھی گئی تھی۔ دراصل بہت جاگنے اور کام کی زیادتی سے طبیعت کسل مند ہو گئی تھی حضور نے فرمایا کہ جب سے اپریشن ہوا ہے نزلہ کی شکایت بفضل خدا کبھی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنمحترم کی صحت و قوت ہمیشہ برقرار رکھے۔ آمین +

خاندان نبوت میں بھی بالعموم خیریت ہے +

نکاح۔ بدھ (یکم دسمبر) بعد مغرب ماسٹر شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی دختر کا نکاح عزیز محمد حسن صاحب (طالب علم فورتھ ہائی کلاس تعلیم الاسلام سکول) سے بالعوض پانصد روپیہ مہر پڑھا گیا۔ حضرت اقدس نے خطبہ نکاح میں بہت سے قیمتی حقائق و معارف اُن آیات مسنونہ کے جو خطبہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ بڑی وضاحت سے نصیحت آمیز پیرایہ میں بیان فرمائے +

وفات۔ میاں نجم الدین صاحب داروغہ لنگر خانہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خدام میں سے تھے ڈیڑھ مہینے بعارضہ ضیق النفس بیمار رہ کر شب درمیان یکم و دوم دسمبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت کرے اور پسماندوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ جمعرات کی دوپہر کو مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ میں جماعت کثیرہ کے ساتھ جسمیں شہر سے باہر رہنے والے طلباء ہائی سکول بھی مع ماسٹر صاحبان آن کر شامل ہو گئے تھے حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور میت مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی +

روانگی۔ جمعرات کے روز دوپہر سے پہلے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جن کا جزیرہ انڈمان میں ہیڈ ماسٹری کی آسامی پر سرکاری طور سے تقرر ہوا ہے قادیان سے روانہ ہوئے حضرت اقدس کے بہت سے خدام کے بٹالہ کی سڑک پر دور تک ماسٹر صاحب کو رخصت کرنے تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ حضور نے ماسٹر صاحب کو سفر اور وہاں کے قیام وغیرہ کے متعلق کچھ ہدایات لکھ کر دی ہیں مکرم بھائی شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ماسٹر صاحب کے ساتھ امرتسر تک پہنچانے گئے ہیں۔ انکی واپسی پر اگر ان ہدایات کی نقل دستیاب ہوئی تو انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کرینگے +

انتقال۔ حافظ عبدالرحیم صاحب سابق محرر دفتر تشحیذ الاذہان کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ شب درمیان جمعرات و جمعہ کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت کرے حضرت اقدس نے جنازہ پڑھایا۔ اور خود تشریف لے جا کر مقبرہ بہشتی میں میت کو دفن کرایا +

جلسہ کی تاریخیں۔ حضور نے بعد نماز جمعہ خدام سے مشورہ کر کے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر مقرر فرمائیں احباب مطلع

چودھری برکت علی خان صاحب ولد صوبہ خان سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر کے رہنے والے کی وفات مورخہ ۲۲/۱۱/۱۵ کو بعارضہ اسہال ہوئی۔ مرحوم ایک نیک اور متقی شخص تھا۔ اور مرحوم کو قادیان سے اتنی محبت تھی۔ کہ ہوشیار پور کے راستے جو ۵۵ کوس کا فاصلہ ہے پیدل آتا اور قادیان سے پیدل ہی جاتا۔ آخر کار انکو قادیان کی محبت اتنی غالب ہوئی۔ کہ ہجرت کی اور سڑوعہ کا مال و متاع سب فروخت کیا۔ اور مرحوم کی وفات اپنے گھر پر ہوئی۔ نعش ہمارے مکرم بھائی عبد الرحمن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ انجمن احمدیہ سڑوعہ ۱۴/۱۱/۱۵ کو براہ ہوشیار پور لیکر آئے ۲۵ کو مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے احباب جنازہ غائب پڑہیں (برکت علی، افسوس یہ اطلاع پچھلے پرچہ میں شائع نہ ہو سکی)

ضرورت وقت

جلسہ کا وقت قریب آ لگا ہے۔ افسران متعلقہ کی طرف سے ضروری اعلان شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جلسہ فنڈ اور تعمیر منارۃ المسیح کی اعانت میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرنیکا امید ہے کہ تمام احباب کو خود خیال ہوگا۔ ان کے علاوہ ایک بڑی ضرورت وقت یہ ہے جس کا احمدی برادران کو خاص فکر ہونا چاہیے کہ مقامی انجمنوں کی کارگذاری اور حسابات کی باقاعدہ رپورٹ مکمل کر کے ان کے ضروری خلاصے احمدی کانفرنس کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے سیکرٹری صاحبان اپنے ساتھ لائیں تاکہ جماعت کی عملی مستعدی کا اندازہ یکجائی طور پر ہو سکے اور آئندہ کے لئے باہم کر سبق آموزی و ترغیب خدمت کا موقعہ ملے۔ (ایک سابق سیکرٹری)

اخبار احمدیہ

مشرقی افریقہ سے برادر مکرم ایوب احمد صاحب لکھتے ہیں یہاں حتی الوسع تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ کتاب چنگیز آف اسلام پہلے ایک یورپین انسپکٹر نار کو دی تھی پھر ایک کپتان صاحب کو دی جن سے سفر میں حرف

دس منٹ کی ملاقات تھی۔ چلتے وقت جب کتاب دیگئی تو وہ حیران ہو گئے۔ میں نے کہا پڑھکر کسی دوسرے افسر کو دیدیجے گا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت نیک انسان ہے۔" پھر لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوگوں نے خدا کو بالکل بھلا رکھا ہے بجز فسق و فجور اور کمانے کھانے کے اور کسی بات کا خیال نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کرے۔

چٹاگانگ میں پچھلے جمعہ کو علماء مخالفین سے اخویم مکرم خلیل احمد صاحب احمدی مبلغ کا مناظرہ ہوا۔ الحمد للہ کہ احمدیت کی فتح ہوئی مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو گی۔ حکیم صاحب موصوف کے گھر میں بفضل خدا حضرت کی دعا سے اب نسبتاً افاقہ ہے۔ فالحمد للہ

سڑوعہ میں برادر عبد العزیز صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

جامپور سے منشی دوست محمد صاحب حجام بیماری عیال کے باعث شریک جلسہ نہو سکنے پر افسوس کرتے ہیں اور حضرت کی خدمت میں دعا کیلئے ملتجی ہیں۔

برادر منشی محمد حسین صاحب کاتب (قادیان) کی لڑکی بہت بیمار ہے اس سے بڑی لڑکی عرصہ ۱/۲ ۱ماہ کا گذرا کہ اسی مرض میں فوت ہو چکی ہے اس لیئے بہت پریشان ہیں اور دعا کے خواستگار احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں

لدھیانوی بھائی محمد سردار خان ڈپٹی ڈاکٹر بیمار ہیں احباب دعا صحت فرمادیں۔

سرگودہا سے برادر محمد حسن صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انکو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام احمد حسن رکھا گیا ہے۔ پہلے تین لڑکے بچوں والی بیماری میں فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو عمر دے اور خادم دین بنائے احباب دعا کریں۔

برادر غلام سرور صاحب چک ۳۳ ضلع کیملپور میں اکیلے احمدی ہیں اللہ تعالیٰ وہاں بڑی جماعت پیدا کردے اور برادر موصوف کے ہاں خدا تعالیٰ نے متیرا لڑکا دیا جس کا نام عطاء اللہ رکھا گیا اس کے واسطے دعا کی جائے۔

ضرورت نکاح۔ لدھیانہ شہر کے رہنے والے ایک احمدی دوست کو رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہ بیوہ ہو۔ مگر احمدی اور صالحہ ہو۔ عمر ۲۰-۲۲ برس کی ہو ان دوست کی عمر ۲۶ سال کی ہے۔ دفتر الفضل میں کتابت کا کام کرتے ہیں۔ آمدنی تخمیناً ۱۵ ماہانہ قوم افغان ماموزئی۔ ان کی پہلے شادی نہیں ہوئی ہے خط کتابت معرفت منیجر الفضل قادیان ہو۔

قاضی حبیب اللہ صاحب (لاہوری) جو جماعت میں ایک مخلص اور نہایت دردِ دل سے جماعت کے لئے دعا کرنیوالے ہیں عرصہ چند یوم سے انکا بچہ ابراہیم احمد بعارضہ بخار بیمار ہے احباب ان کے بچے کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت عطا فرماوے۔ جو اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔ خدا اس کی مصائب اور بلاؤں کو دور کرتا ہے۔

طلباء درخواست کریں

چوبیس ۲۴ طالب علموں کے نام ریویو آف ریلیجنز جاری کرنے کے لئے رسالہ کی قیمت بعض احباب نے دی ہے ۱۵ دسمبر تک جو طالب علم صرف آٹھ آنہ کے ٹکٹ دفتر ریویو آف ریلیجنز میں اپنے پتہ کے ساتھ بھیجدیگا جنوری ۱۹۱۶ء سے لیکر دسمبر ۱۹۱۶ء تک یعنی پورا ایک سال اس کے نام ماہ بماہ رسالہ ریویو اردو آتا رہے گا طلباء فوراً درخواست بھیجیں طلباء کے سوا اور کسی کے لئے رعایت نہیں۔

جنازہ غائب پیر شہاب الدین عرف پیر بڈھا ساکن گوتیکی ضلع گجرات فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون خدا مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے احباب جنازہ غائب پڑہیں۔

احمدی احباب خبردار رہیں!

تخت گاہ نبی اللہ کی عظمت کو مٹانے کے خواہاں سلسلہ حقہ کی مرکزی حیثیت کے بد اندیش۔ جماعت کی امتیازی خصوصیات کو منکران مسیح کی بے ثمر دلداری و خوشامد پر قربان کرنیوالے جگر گوشہ رسول و خلیفہ برحق (ایدہ اللہ) کے ساتھ صریح دشمنان سلسلہ سے بھی زیادہ بغض و عناد رکھنے والے اس کوشش میں ہیں کہ ایکبار کسی طرح دار الامان مہدیؑ کا اجتماع سالانہ بارونق و کامیاب نہونے پائے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ خود ہی ناکام رہیں گے۔ تاہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۱۵ء

جہان بھر مین

صرف ایک

خدا کی خدائی میں بڑے بڑے عالی شان شہر۔ بڑی بڑی بارونق بستیاں ہزارون ہونگی۔ ان سے اتر کر خاصے اچھے آباد قصبے بھی بلا مبالغہ بڑے شہرون سے کہیں زیادہ تعداد میں ہونگے۔ اور قریون (دیہات) کا تو کچھ شمار ہی نہیں۔ نہیں معلوم کتنے لاکھ ہون۔ اب آپ ذرا عالم خیال میں سطح زمین سے اونچے جاکر ایک نظر دوڑائین اور کرہٴ ارض کی کم از کم ایک گردش پوری ہونے تک بڑے غور و توجہ سے دیکھتے رہیں کہ ان تمام آبادیون میں کوئی بڑے سے بڑا اعلیٰ منزلت اور عظیم الشان شہر بھی ایسا ہے؟ چہ جائیکہ قصبہ یا کوئی گاؤن ہو جس میں دن رات کتاب اللہ کے افہام و تفہیم کا چرچا رہتا ہو۔ کوئی شہر ایسا ہے جہان کیا بڑے کیا چھوٹے کسی کی زبان بھی ناگفتنی اور بیہودہ کلمات سے آشنا نہوتی ہو۔ برخلاف اس کے شہرون میں تو آپ اس قدر ناپاک بکواسین اور روح انسانی کو گندہ بلکہ مردہ کردینے والی لغویات سنین گے اور وہ وہ حرکات دیکھنے میں آئینگی کہ ایک شریف النفس اور خدا ترس انسان تو ان کے خیال سے بھی سو سو کوس بھاگے کوئی شہر ایسا ہے کہ مختلف اطراف کی ہزارون مخلوق اپنے قسم قسم کے صدہا دنیاوی مفاد اور اسباب عزت و راحت پر خاک ڈال کے وہان آن بسی ہو اور محض دین - ہان دین حق کی خاطر گوشہٴ عزلت اختیار کئے ہوئے اپنے مولا کی یاد میں سرشار رہتی ہو کوئی شہر ایسا ہے جہان سے خدا اور اس کے پیارے رسولؐ کے نام کی منادی کرنے والے دور دراز ملکون میں جاکر ایک ہی محترم امام مطاع متبوع کے زیر فرمان شب و روز خلق اللہ کو دعوت خیر دے رہے ہون؟ کوئی شہر ایسا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے سچے فدائیان اسلام کا مرکز ہو اور ہان دنیا بھر میں کوئی شہر ایسا ہے جہان کے بچے بھی بڑے بوڑھون کی طرح دینی کامون سے سچی محبت اور دلچسپی رکھتے ہون؟ پھر کوئی ایسی اعجازی طاقت والی بستی ہے جس میں تھکے ٹوٹے بوڑھے بھی جوانون کی طرح اپنے رب کی بندگی اور اس کے منتخب دین کی خدمت کمال مستعدی و استقلال سے کرتے ہون اچھا کوئی گاؤن بھی ایسا ہے جو آثار ترقی و شائستگی میں شہرون کا ہم پلہ ہو بلکہ بعض بڑے بڑے شہر بھی اس کے آگے ہیچ ہون؟ ان سب باتون کو رہنے دو اور اب اس کی جستجو کرو کہ کوئی قریہ ایسا ہے جس کی عظمت اور احترام کی آج سے ۱۳-۱۴ صدی پہلے خبر دیگئی ہو۔ پھر ٹھیک ان وعدون کے مطابق خدا کا ایک راستباز وہان برپا کیا گیا ہو۔ جیسے بیسیون برس پہلے اسی گمنام و کس مپرس بستی کے شاندار مستقبل کی پیاپے اطلاعین ملی ہون اور آج وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہون۔ لوگ بڑے بڑے جلیل القدر اور رفیع الشان مقامات کی طرف بھی بغیر کسی دنیوی ضرورت و منفعت کے برسون کیا مدت العمر قدم نہیں اٹھاتے۔ حالانکہ ان تک پہنچنے کے سارے سامان اور اسباب راحت موجود ہون لیکن کوئی چھوٹا سا گاؤن ایسا بھی ہے جس تک پہنچنے کے لئے رستہ میں مختلف قسم کی صعوبات سفر پیش آتی ہون پھر بھی روزمرہ آنے جانے والون کا تانتا لگا رہتا ہو۔ اچھے اچھے ذی وجاہت صاحب ثروت۔ گھر پر بڑے آرام و راحت میں زندگی بسر کرنیوالے یکے رستے میں یکے کی زحمت اٹھاتے اور بہت سے پاپیادہ بھی خوشی خوشی چلے آتے ہون۔ سال میں ایک دو بار تو یہ نظارہ کہیں مقامات پر دکھائی دیجائیگا۔ لیکن بارہ مہینے تیسون دن یہی کیفیت کسی جگہ نظر آتی ہے؟ اور پھر یہ تمام کلفت و زحمت سفر کسی سیر و تفریح کی خاطر نہیں کاروباری اغراض کے لئے نہیں۔ کسی طمع دنیاوی کیواسطے نہیں ہان کسی جبر و اقتدار کے ماتحت نہیں بلکہ محض اخلاص دلی سے۔ دینی برکات حاصل کرنے کے لئے۔ بجائے کوئی ظاہری نفع کمانے کے اور قربانی و زیر باری گوارا کر کے۔ اور بطیب خاطر۔

روئے زمین پر کوئی بھی بستی ایسی ہے جس کے رہنے والے بلکہ اس کے ساتھ تعلق عقیدۃ رکھنے والے دور دور کے باشندے بھی باوجود غربت بیچ نے اور محض متوکلاً زندگی بسر کرنے کے حق و باطل کی لڑائی میں اک دنیا کا مقابلہ کر رہے ہون پھر خدا کی تائید و نصرت بھی (الحمد للہ) انہی کے ساتھ ہو ایسے صاف و صریح طور پر کہ ہر معمولی عقل اور موٹی سمجھ کا انسان بھی اسے بآسانی تسلیم کر سکے۔ وہ اس طرح کہ انکی پھیلائی ہوئی صداقت دنیا میں روز بروز زیادہ مقبول ہوتی جاتی ہو اور مخالفت اس کے آگے رفتہ رفتہ مضمحل و ذائل ہوتی جاتی ہو۔ اور جس نے توہمات باطلہ کا قلع و قمع کر دیا ہو۔ نیز باوجود اپنے عجز و بے بضاعتی کے محض فضل ربی سے دور ہی بیٹھے بیٹھے اک دنیا کو ہلا ڈالا ہو؟

ناظرین! تمام کرہٴ ارض پر۔ کیا نئی دنیا اور کیا پرانی۔ کہیں بھی اور کوئی بھی بستی ایسی نظر نہ آئیگی جس میں کہ یہ ساری امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہون۔ مگر ایک اور صرف ایک اور یہ وہی چھوٹا سا موضع ہے جسے آج نہیں تیرہ سو برس سے

قریۂ کدعہ

کہتے ہیں۔ جو دمشق سے جانب مشرق واقع ہے اور جہان خدا کا برگزیدہ مسیح عین بشارات نبوئی کے مطابق نازل ہوا۔ ہان وہ یقیناً آسمان سے نازل ہوا۔ کیونکہ زمین سے ایسے نفوس قدسی برپا نہیں کئے جاتے۔ خاصکر جب زمین کفر و شرک۔ غفلت و معصیت کے گھٹا ٹوپ بادلون سے تیرہ و تار ہو چکی ہو۔ اور یہ آسمانی مصلح ربانی ٹھیک چودھوین صدی کے سرے پر مہدی بنکر آیا۔ احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کہلایا۔ اس کے ظہور پاک نے مسیح کی آمد ثانی بھی نام پایا۔ کیونکہ احمدؐ کی معنی محمود کرنیکے بھی ہیں۔

ہجوم خلق سے ارض حرم بنے۔ اور اس فرستادہ برحق نے یہ مبارک راہ و رسم ڈالی کہ لوگ یہاں ہمیشہ بکثرت آتے رہیں نہیں نہیں خود خدائے پاک نے اس سے فرمایا کہ خلقت دور دور سے تیرے پاس آئیگی اس کثرت سے کہ راستے گھس جائینگے اور کہ تو ہجوم خلائق سے گھبرا نہ جائیو (مفہوم الہام) چنانچہ ہم سالہا سال سے خدا کی قدرت کا یہ تماشا اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ دوستو! کیا ایسی زبردست و پُرشوکت پیشگوئیاں کرنا پھر انہیں پورا کر کے بھی دکھلا دینا بھلا کسی انسانی منصوبہ کا نتیجہ ہو سکتا ہے؟ لا واللہ۔ کاش کہ مخالفین دنیا کے پردہ پر۔ ابتدائے آفرینش سے لگا کر آج تک کی تاریخ میں کسی مفتری و کاذب کی ایسی کوئی ایک ہی نظیر پیش کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور بالیقین قیامت تک نہیں کر سکتے تو انہیں خدا سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے پاک کلام میں جہاں مفتری کے واسطے وعید سخت وارد ہے وہیں صادق کی تکذیب کرنیوالے کے لئے بھی وہی سزا مقرر کی گئی ہے؎

پیارے احمدی بھائیو! روئے زمین پر وہ عدیم النظیر بستی وہی قادیان ہے جہاں تم ہمیشہ دوڑ دوڑ کے آتے رہتے ہو اور درحقیقت تم بڑے ہی خوش قسمت ہو کہ بفضلہ تعالےٰ تمہیں وہ وہ نعمتیں اور برکتیں حاصل ہیں جو آج دنیا کے تاجداروں کو بھی میسر نہیں۔ مگر دوستو! تمہارا یہ آئے دن زیارتِ قادیان کی خاطر گھروں سے نکل کھڑے ہونا یا اپنے امام اولوالعزم (ایدہ اللہ) کی صحبتِ پاک سے فیض حاصل کرنے کے لئے گاہے ماہے آتے رہنا (بھی اگرچہ بہت ضروری و بابرکت ہو مگر) اور بات ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کی تقریب میں شریک ہونے کے واسطے قدم رنجہ فرمانا چیزے دیگر۔ کیوں؟ اس لئے کہ یہ جلسہ خدا کے بھیجے ہوئے مامور برحقؑ کا اپنا مقرر کردہ بڑی بڑی برکتوں والا اجتماع ہوتا ہے حقیقی فدائیان اسلام حلقہ بگوشان حضرت احمد علیہ السلام۔ ہاں اس آسمانی قرنا کی آواز پر لبیک کہنے والی اخلاص کیش روحیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے منتخب افراد۔ دور دور سے جوق جوق آ کر اسی موعودہ مبارک قریہ کی رونق بڑھاتے ہیں پھر خدانخواستہ کوئی بالکل مردہ دل یا ہر طرح معذور و مجبور ہی احمدی ایسا ہو گا جس کے دل میں اس جلسہ کی شرکت کا شوق نہ ہو؎

ناظرین کرام! اب صرف تین ہفتے انعقاد جلسہ میں باقی رہ گئے ہیں۔ سلسلہ کی خدمات جو اس ارض حرم کے زائرین کی طرف سے امام محترم کے حضور بہترین ہدیہ ہو سکتا ہے اس کا تو اب وقت نکل گیا جس سست عہد نے سال تمام میں کچھ نہ کیا وہ اب کیا کریگا۔ پھر کہیں سال بھر بعد جو جیئے گا اس کا موقعہ پائیگا۔ انشاءاللہ العزیز۔ لیکن کم از کم تیاری شرکت کے لئے تو اب بھی خاصی مہلت باقی ہے جلدی کرو۔ ضروریات جلسہ کی اعانت میں چندہ بھیجو۔ عازمان قادیان کی ٹھیک ٹھیک تعداد طے کر کے منتظمین متعلقہ کو اطلاع دو۔ جن جن کو باہم رفیق سفر ہونا ہے وہ پہلے ہی ضروریات کی بہم رسانی کا فکر کریں۔ کم و بیش ہفتہ بھر کے واسطے اپنے اپنے گھروں پر جو کچھ بندوبست کرنا ضروری ہو اس کے سارے نشیب و فراز چند روز قبل سے سوچ رکھو۔ ایسا نہ ہو وقت جو کسی کا انتظار نہیں کیا کرتا آخر چلا بھی جائے اور تم پیچھے رہ جاؤ۔ یا عین وقت کے وقت گھبراہٹ میں کوئی قابل اطمینان انتظام نہ کر سکو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہو۔ آمین؎

انسداد فساد کی ایک ہی تجویز

آپس کے فساد و نزاع کی اولی تو کسی حالت بھی حمایت کرنا قرین دانشوری و دور اندیشی نہیں ہو سکتا پھر خاص کر اس زمانہ میں تو حکام کو مبتلائے تشویش کرنا بہت ہی قابل ملامت اور افسوس ناک بات ہے۔ لیکن بقول ہمعصر المیزان جن لوگوں کا گزارہ اور انحصار عزو وقار ہی اس پر ہو کہ باہمی بغض و عداوت کی آگ کو بجھانیکے بجائے اس پر تیل چھڑک کر اور بھی شعلہ ہائے فساد کو بھڑکائیں۔ ان کے لئے واقع میں یہ امر دقت طلب ہو گا کہ بین الاقوامی فتنہ و فساد کی باتوں سے کنارہ کش رہیں۔ ہمعصر موصوف کا یہ خیال درست ہے کہ ایسے جھگڑوں میں عوام تو بوجہ اپنی جہالت و کوتہ اندیشی کے ایک حد تک معذور رہتے ہیں لیکن انہیں فتنہ و شر کو طول دینے کی از خود جرات نہیں ہو سکتی جب تک کہ مقتدر و ذی اثر لوگوں کی طرف سے مالی اخلاقی اور قانونی مدد کا سہارا نہ ملے اس واسطے ضرورت ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تنازعات کے موقعوں پر جہاں تک ہو سکے اس طبقہ کو انہیں کسی طرح بھی حصہ لینے سے روکا جائے۔ اس محرم کے دنوں میں ہندو مسلمانوں کا جو جھگڑا بمقام علیگڈھ ہوا اس کے متعلق المیزان توقع ظاہر کرتا ہے کہ حکام اور مقتدر اشخاص کی سعی سے یہ اختلافات بہت جلد مٹ جائیں گے۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جن مقتدر اشخاص سے رفع شر کی امید رکھی جائے وہ در پردہ ابھی جاہ طلب اور اہل غرض زمرہ میں نہوں پھر یہ کہ حکام کب اس کے خواہاں اور اس میں ساعی نہیں ہوتے کہ مختلف طبقات رعایا کی آپس میں پھوٹ نہ ہو مگر پھر بھی آئے دن کہیں کہیں باہمی کشیدگی اور عناد و فساد کا ہی چھینکنا پڑا رہتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ محض اس لئے کہ نہ مختلف محکوم اقوام نہ حکام۔ انسداد فساد کے صحیح طریق کیجانب تا حال متوجہ نہیں ہوئے۔ وہ تو صرف ایک ہی طریق ہے اور وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حقیقی مصلح خلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے تجویز فرمایا۔ اس کا منشاء یہ نہیں کہ جمیع ملل عالم یا کم از کم اقوام ملکی کا ایک ہی دین و مذہب ہو جائے۔ کیونکہ یہ تو سنت اللہ کے رو سے غیر ممکن بھی ہے لیکن یہ امر تو بالکل ممکن العمل ہے اور دیگر تدابیر اصلاح کی نسبت کہیں زیادہ سہل کہ ہر قوم کے افراد

خدا ترسی وامن پسندی کے اصول پر اس بات کا عہد واثق کریں کہ ایک دوسرے کے ساتھ تنگ خیالی تعصب دل آزاری ہرگز روا نہ رکھیں۔ نیز مذہبی مناقشات میں بجائے تو تو میں میں کے تحقیق حق کی غرض سے آشتی و نیک نیتی کے ساتھ حرف و دستانہ تبادلہ خیالات کو جائز رکھا جائے اور کوئی شخص دوسرے پر ایسا حملہ نہ کرے جو خود اس کے مذہب پر بھی ہو سکتا ہو۔ جو دعویٰ ہو اپنی مسلمہ کتاب سے ہو۔ اور سب سے اہم تدبیر یہ کہ اس وقت ہندو مسلمان کی تخصیص نہیں بلکہ قریباً ہر قوم میں آخری زمانہ کے مصلح و ہادی کا انتظار ہے جس کے ظہور کی علامات و آثار بھی اکثر و بیشتر پورے ہو چکے ہیں۔ پس ہر سلیم الطبع و خدا ترس آدمی کا بڑا فرض اس وقت یہ ہونا چاہیئے کہ سچے وعدے الٰہی وعدوں کو بے پروائی سے نظر انداز نہ کریں اور ان وعدوں کے مصداق کو دنیا کے کونے کونے میں ڈھونڈیں۔ اگر اور کہیں نہ ملے جس کا یقیناً کسی دوسری جگہ ہرگز ہرگز سراغ نہ ملیگا تو پھر دارالامان قادیان کی جانب رجوع ہوں جہاں وہ امن کا شہزادہ مصلح آسمانی مرسل یزدانی دنیا کی رستگاری کے لئے آیا اور بعثت آقائے مخلوق کیواسطے سلامتی کا پیغام لایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہماری باتوں کا مضحکہ اڑانے والے یاد رکھیں کہ خانہ ساز لیڈروں اور مصلحان ملک و قوم کی تدابیر سے تاقیامت وہ امن و عافیت حاصل نہ ہو گی جو خدا سے صلح کر کے اس کے فرستادوں کو ماننے سے ہوتی ہے۔

آغاز بے نمکی

ترکوں اور جرمنوں کی وہ شوراشوری جس نے انہیں روز بد دکھلایا۔ ان کا وہ بڑھا ہوا ربط وضبط جو کسی دور اندیشی و ہوشمندی پر مبنی نہ تھا اور جس کا مآل کار بے ربطی ہی ہو سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ عنقریب دگرگون ہو جائے کیونکہ لندن کے ایک تازہ پیام برقی سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی اب اپنی قلمرو میں جرمنوں کی موجودگی سے خائف ہے بلکہ اس نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ جرمنوں کے مزید داخلہ کی اپنی حدود میں اجازت نہ دیگی۔ اگر یہ خبر درست ہے تو عجب نہیں کہ ٹرکی و جرمنی کے تعلقات میں فرق آجائے اور غنیم کا ایک بازو ٹوٹ جانے سے دول متحدہ کے مقاصد کو مزید تقویت پہنچے جس میں اٹلی ایران وغیرہ چند غیر جانبدار طاقتوں کے تازہ طرز عمل سے پہلے ہی معقول اضافہ ہو چکا ہے اور جرمنی کی دلی تمنائیں مبدل بہ یاس ہو جائیں۔

پانچوں دریاؤں کے نام پر

پنجاب۔ صوبہ سرحدی اور صوبہ دہلی کی طرف سے پانچ ہوائی جہازوں کا ایک بیڑا تیار ہونا تجویز کیا گیا ہے جو اس جنگ میں دولت برطانیہ کی طرف سے دشمن کی ہوائی تاختوں کا مقابلہ کرنے کو میدان جنگ میں بھیجے جائیں گے۔ ان کے نام پنجاب کے پانچوں دریاؤں کے نام پر ستلج بیاس وغیرہ ہونگے۔ بلکہ بعض بہی خواہان سلطنت کا خیال ہے کہ اگر کافی رقم فراہم ہو سکے تو دریائے اٹک اور گنگا و جمنا کے نام پر بھی ہوائی جہاز تیار کئے جائیں اور سال نو کے آغاز سے پہلے بطور تحفہ کرسمس رعایائے کی جانب سے حضور ملک معظم کی خدمت میں پیشکش ہوں تخمینہ کیا گیا ہے کہ فی مسلح جہاز ۷۵ ہزار روپے کے حساب سے پانچوں جہازوں پر پونے چار لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اس فنڈ کا مربی ہونا منظور فرما لیا ہے اور ایک لاکھ روپے کے قریب چندہ فراہم بھی ہو چکا ہے بہت عمدہ تجویز ہے۔ ذی مقدرت رؤسا کو بہت جلد اس کی عملی تائید میں حصہ لینا چاہیئے۔

ایک ہمعصر کی جسارت

کرزن گزٹ دہلی کے ایڈیٹر مرزا حیرت صاحب نے طویل سکوت کے بعد پھر ایک شان خاص سے عوام میں نام پانے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ انہوں نے اپنے اخبار کی اشاعت مورخہ ۱۵ نومبر میں خلیفۃ اللہ ہونیکا دعویٰ کیا ہے اور لگے ہاتھوں سلسلہ حقہ احمدیہ کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی حملہ کر گئے ہیں۔ ان کی اس ضرورت سے زیادہ بلند پروازی کا انجام ایک وقت کا سوال ہے۔ جب وہ آئیگا۔ زمانہ خود دیکھ لیگا کہ حیرت صاحب کس صف میں کھڑے ہونے کے اہل ہیں۔ سردست ان کے متعلق مزید اظہار رائے کی تو حاجت نہیں لیکن کم از کم اتنا ہم ضرور سمجھنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب اس میدان میں قدم رکھنے سے پہلے اگر خدا ترسی سے کام لیکر اپنے ضمیر پر ضرور ایک نظر ڈال لیں کہ آیا اس میں کوئی رمق خشیۃ اللہ کی باقی ہے یا وہ بھی آپکے انہماک خاص میں دست و زبان ہی کا ساتھ دینے کو تیار ہے مرزا صاحب پھر سوچیں کہ ہمیشہ یہیں نہیں رہنا۔ رب ذوالجلال کے حضور بھی ایک دن ضرور جانا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں آگے آپ نے کیا پھل پایا جو آئندہ اس کی توقع رکھتے ہیں اور اس سلسلہ کا آپ نے یا کسی اور مخالف نے کیا بگاڑ لیا جو اب بگاڑ سکیگا۔ یاد رکھو جو سلسلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں ان کی مخالفت میں کبھی کوئی سرسبز ہوتا نہیں دیکھا گیا۔ آج بھی ہمان گو ہمان چوگان موجود ہے جس کے دل میں کچھ ارمان ہو باآسانی نکال سکتا ہے۔ غیرت الٰہی کے فیصلے کافی سے زیادہ موجود ہیں۔ مگر ان عبرت خیز نظائر سے کوئی سبق حاصل نہ کرے تو اسکی قسمت۔

قبل از وقت خیال

جماعت کی ضروریات اور تدابیر اصلاح و ترقی کے ضمن میں روزمرہ بہتیری باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں ہر ایک پڑھا لکھا مخلص اور ہوشمند احمدی اپنے سلسلہ کی کچھ نہ کچھ قلمی خدمت اخبار کے ذریعہ کر سکتا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہمارے اہل قلم بھائیوں کے نزدیک ایک ہی کام تھا یعنی آپس کے اختلافات کا رونا جھینکنا سو اس کا الفضل میں سدباب ہی کر دیا گیا۔ چلے چھٹی ہوئی۔ اس دردسری سے تو نجات ملی۔ پھر اب کیا ضرورت ہے کہ اور کسی رنگ میں

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

کیا عورتوں کا اپنا مذہب کچھ نہیں ہوتا؟

بعض اشخاص کا خیال ہے کہ عورتوں کا اپنا مذہب کچھ نہیں ہوتا جس دین کا پابند شوہر ہو اسی میں بیوی اپنے آپکو سمجھتی ہے اور کسی حد تک اس کے مراسم بھی بجالاتی ہے۔ عقائد کی چھان بین یا انکے صحیح غلط ہونے سے اسے کچھ غرض نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ خاص صورتوں میں ایسا ہی ہوتا ہو۔ لیکن تحقیقات کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ عام طور پر ایسا نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جاہل مطلق یا بالکل بیدین گھرانوں میں۔ مذہب کا مذہب کی حیثیت سے قرار واقعی طور پر دخل ہی نہ ہوتا ہو۔ صرف مراسم آبائی کے رنگ میں کچھ باتیں مذہب سے ملتی جلتی پائی جاتی ہوں۔ لیکن وہاں بھی بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ ماننا پڑیگا کہ عورتوں کو مذہب سے تعلق ہے گو وہ غیر مشروع بدعات کی شکل میں کیوں نہ ہو۔ مگر ہوتا ضرور ہے۔ بلکہ ایسے حالات میں بھی عورات کو اکثر مردوں سے زیادہ راسخ العقیدہ اور اعمال میں ان سے بھی بڑھکر پابند پاؤگے۔

اول تو کم وبیش تمام ادیان کے رو سے انسان کی روزانہ زندگی کے معاملات میں امور مذہبی کا کچھ نہ کچھ دخل ہوتا ہے۔ لیکن اسلام کا ہمہ گیر ضابطہ اور دستور العمل تو بفضل خدا کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ متعلقات حیات کا کوئی پہلو اس کے حاوی و جامع اصول و احکام سے باہر نہیں رہ جاتا۔ عبادات سے لیکر جزوی امور معاشرۃ تک کے قاعدے باندھے ہوئے ہیں۔ اول تو قرآن کریم میں کیا کچھ بیان کرنے سے چھوٹ گیا ہے؟ پھر اگر انسان اپنی کم علمی یا محدود عقل وفہم کے امر کو سمجھنے سے قاصر ہو تو نبی کریم کا اسوہ حسنہ اور آپ کے کلمات طیبات زندہ تفسیر کی صورت میں تمام فردی تفصیلی باتوں کا پتہ لگانے کیلئے موجود ہیں۔

گویا یہ نسبت دیگر مذاہب کے اسلام میں یہ بڑی بھاری سہولت ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں کسی نہ کسی ذریعہ سے بادنی تامل معلوم ہوسکتا ہے کہ آیا فلاں شخص عملاً اس کے اوامر و نواہی کا پابند ہے یا نہیں۔ اگر اسلام کا کوئی نام لیوا صبح سویرے ہی بیدار ہوکر اپنے خالق و مالک کی عبادت اسلامی طریق پر بجالاتا ہے تو بھی۔ اگر وہ سوتے وقت اپنے مولا کے فرمانبردار بندوں کی طرح نماز عشا پڑھنے کے بعد بھی احکام الٰہی ارشاد نبوی کے مطابق یاد الٰہی کرتا ہوا ہی بستر پر جاتا اور اسی حالت میں چند گھنٹوں کے لئے اس جہان سے بیخبر ہوتا ہے تو بھی۔ اگر وہ خلق اللہ کے ساتھ مختلف قسم کے معاملات میں حصہ لیتا ہے تو بھی کسی سے محبت کرتا ہے تو۔ اور نفرت کرتا ہے تو۔ حتی کہ راہ چلتے کسی سے دوچار ہوتا ہے تو بھی۔ غرضیکہ اٹھتے بیٹھتے ہر حال ہر بات میں ایک پابند اسلام چھپا نہیں رہتا۔ بلکہ اگر اس سے کوئی ذراسی حرکت بھی ظہور میں آئے تو بھی سچے مومن کی شکل وشباہت

سیماهم فی وجوههم من اثر السجود

کے مصداق زبان حال سے خود بتلادیتی ہے کہ اس کے اندر نور ایمان ہے اور اس کا جسم اور روح اسلام پر قربان۔

پس ایسی حالت میں یعنی جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں انکے متعلق یہ معلوم کرلینا کچھ بھی مشکل نہ ہونا چاہیئے کہ فلاں مرد یا عورت کو بذات خود بھی اپنے دین و مذہب سے کچھ واسطہ ہے یا نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں اس وقت مرد ہی ہزاروں لاکھوں ایسے موجود ہیں جو اپنی زندگی کو احکام دین سے بے تعلق رکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ تو اگر عورتوں میں بھی ویسی ہی بلکہ اور زیادہ دین سے بیگانہ ہستیاں پائی جائیں تو کچھ بھی تعجب کی بات نہیں اس واسطے عام مسلمانوں میں یہ بات روزانہ زندگی کے حالات سے بدقت ہی دریافت ہوسکتی ہے کہ آیا ان کی عورتیں بھی اپنی جگہ پر کیسی عقاید پر قائم اور احکام مذہبی کی پابند ہیں یا نہیں۔ کیونکہ جیسے مرد بجز چند مراسم آبائی اور علامات ظاہری کے دین کی حقیقت سے بیگانہ ویسے ہی عورتیں بعض رسوم و بدعات کے سوا ان خیالات تک سے ناآشنا کہ اسلام دراصل کہتے کسے ہیں۔ اس کے اصول و احکام کا منشا کیا ہے۔ اور انسانی زندگی میں اس کے آثار ظاہر کیا ہوتے چاہئیں۔ پھر دونو میں اختلاف یا اتفاق کا ذکر ہی خارج از بحث ہے۔ ہرچند کہ اسلام نے مناکحت اور ازدواج کے احکام میں اس امر کی گنجائش رکھ دی ہے کہ خاص حدود و شرائط کے ماتحت زن وشوہر کے عقائد مذہبی ایک دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتے ہیں لیکن اس زمانہ اور اس ملک میں تو ایسی صورتوں کا وقوع ہی الشاذ کالمعدوم ہے اور میاں بیوی دونوں کے اصولاً متحد المذہب ہونے کی حالت میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا نفس مذہب سے بے پرواہی کے سبب کچھ نہیں کھل سکتا کہ عقائد کی صحت و سقم اور ان کے حسن و قبح کی نسبت زوجین باہم متفق ہیں یا مختلف الرائے۔ زیادہ تر اسی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوکر عام طور پر شہرت پا گیا ہے کہ عورتوں کا اپنا مذہب کوئی نہیں ہوتا۔

لیکن برخلاف اس کے سلسلہ احمدیہ جو کہ بفضل خدا ایک زندہ مذہب رکھنے والی قوم ہے جس کے معاملات زندگی کو حقیقی اسلام کے اصول و احکام سے ایسا ہی گہرا اور جیتا جاگتا تعلق ہے جیسا کہ جسم کو روح سے اس واسطے ہمارے گھروں میں یہ خرابی بفضل خدا بہت کم پائی جائیگی اور چاہیئے کہ بالکل نہ پائی جائے کہ عورتوں کا اپنا کوئی دین نہ ہو۔ جو میاں کا مذہب سو بیوی کا۔ مرد اگر طرح طرح کی مشکلات اور قربانیاں گوارا کرکے احمدیت کو قبول کرتے یا احمدیت کی خصوصیات کے پابند بنتے ہیں۔ محض خدا رسول کی خوشنودی کے لئے اور اپنی عاقبت سنوارنے کی خاطر۔ تو کیا عورتوں کو اس خوشنودی اور سنوار کی حاجت نہیں؟

مگر کیا صرف سنی سنائی باتوں سے یا بے سوچے سمجھے شوہروں کی ہاں میں ہاں ملانے سے کوئی نیکبخت بی بی سچے معنوں میں ایک دیندار عورت یا احمدی خاتون کہلانے کی مستحق ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

قرآن کریم ہمارے پیارے دین کی جڑ بنیاد ہے مگر اس میں تو ایمان اور نیک عمل کو مرد و عورت دونو کی فلاح و نجات کے واسطے لازمی رکھا گیا ہے۔ پس ہر ایک احمدی بی بی کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اپنے شوہر۔ باپ

بجائے غرض جس مرد سے بھی ہو سکے دین سیکھنے کو ضروریات زندگی میں سمجھیں۔ جنہیں خدا کے فضل سے لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ کتابوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ احمدیت کیا چیز ہے۔ سچے احمدی کیسے ہوتے ہیں؟ احمدی غیر احمدی عقائد اور اعمال میں کن کن باتوں کا فرق ہے۔ بعض جو کہتے ہیں کہ حقیقی اسلام احمدیت کا ہی نام ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟ احمدی نمازیں کیوں علیحدہ پڑھتے ہیں۔ اپنی بیٹی کا رشتہ غیر کو کیوں نہیں دیتے؟ غرض اس قسم کی تمام ضروری باتوں کا ٹھیک ٹھیک علم ہر احمدی خاتون کو ہونا چاہئے۔ پھر نماز روزہ کی پابندی قرآن مجید کی تلاوت۔ اس سے محبت۔ اس کے علم فہم اور اس پر عمل کرنے کی تڑپ جیسے ایک احمدی مرد کے واسطے لازمی ہیں ایسے ہی ہر احمدی بی بی کے لئے بھی۔ ورنہ غیر احمدیوں کی طرح ان پر بھی خدا تعالیٰ وہی حکم لگیگا کہ جب عقاید کے حسن و قبح اور اعمال کے نیک و بد کی انہیں اپنی عملی زندگی میں کچھ پرواہی نہیں تو پھر عورتوں کا کیا دین اور کیا مذہب؟ جو کچھ ان کے مرد کہلاتے ہوں یا فی الواقعہ ہوں۔ وہی انہیں سمجھ لینگی مگر یاد رہے کہ ایسا دین عاقبت میں کچھ کام نہیں آسکتا نہ اس کے ماتحت نیک اعمال چنداں قابل اعتبار ہو سکتے ہیں کہ انسان دوسروں کی دیکھا دیکھی بعض حرکات عادات و خیالات کا پابند ہو جائے۔ یا دوسروں کی ہاں میں ہاں ملانا ہے۔ یا ان کی دنیاداری کو اپنے لئے باعث نجات سمجھ بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن "کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا" ہاں نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا۔ اپنے صحیح دین و ایمان اور نیک عمل کے بغیر باپ بھائی کام آئینگے نہ ماں بہنیں نہ شوہر یا اولاد بلکہ قرآن کریم میں تو صاف صاف یہاں تک موجود ہے کہ اس روز آدمی اپنے نہایت قریبی رشتہ داروں سے بھی بھاگینگے سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ کون کس کی مصیبت کا بوجھ ہلکا کرے؟ جبکہ ہر نفس اپنے ہی گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا قہر الٰہی سے لرزتا ہوگا۔ الٰہی اس دن کے سہم و ہراس سے اپنی امان میں رکھنا۔ آمین۔ مختصر یہ کہ دنیا کی دوسری قوموں اور خود نام کے مسلمانوں میں مذہب مستورات کی کیسی ہی افسوسناک حالت ہو لیکن احمدی گھرانوں میں ایسا ہرگز نہونا چاہئے جب احمدی کے معنی حقیقی مسلمان کے ہیں اور مسلمان کے لئے عقائد اور اعمال میں مرد عورت بوڑھے بچے کی کوئی تمیز و تخصیص نہیں تو کیا وجہ ہے کہ جو قوم سچے مسلمان ہونیکی دعویدار ہو اس کا کوئی حصہ بطور خاص کر مستورات جنکا اولاد کی بھی اخلاقی و دینی حالت پر بڑا بھاری اثر ہوتا ہے دین کی باتوں سے بے پروار ہیں۔ اگر اس بارہ میں غفلت کیجائے تو یہ پاک مقصد کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ ہم میں کا ہر فرد اپنی نہ صرف زبان و قلم کے ذریعہ بلکہ عملی حالت کے لحاظ سے بھی گویا مجسم تبلیغ ہو ۔

ہمنے مانا کہ ساری احمدی خاتونیں حضرت ام المومنین رض یا حضرت اقدس علیہ الصلوٰة والسلام کی ذریات طیبات کی مانند اسلامی علم و عمل کا قابل تقلید نمونہ نہیں بن سکتیں۔ مگر کم از کم ان پاک نمونوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی دینی اصلاح و ترقی کی کوشش تو ہر دیندار بی بی کو جو احمدی کہلانیکا فخر رکھتی ہے جہانتک بھی بن پڑے ضرور کرنی چاہیئے ۔

ہر قوم کی دینی یا دنیوی اصلاح و ترقی کی بنیاد رکھے جانیکا ایک وقت ہوتا ہے جبکہ اس کے ذکور و اناث خورد و بزرگ غرض ہر فرد میں پاک خیالات کا ذوق اور نیک کاموں کا شوق نیز اپنے ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح کی ایک روح سرایت کرجاتی ہے سو الحمد للہ کہ آج حضرت خلیفہ ثانی کی توجہات سے جماعت کی مستورات کے لئے بھی دین میں ترقی کرنیکا وہ وقت موقعہ ایسا حاصل ہے کہ اسلام کی عویدا دنیا میں اور کہیں بھی نہ پایا جائے گا چنانچہ عورتوں کو درس قرآن کریم حضور ممدوح خود دیتے ہیں۔ جمعہ کے روز نماز باجماعت اور خطبہ سننے کے فیض میں وہ برابر شامل ہوتی ہیں۔ پس جب امام محترم ایدہ اللہ کو خواتین قوم کی دینی بہتری کا اس درجہ خیال ہے تو کیا یہ امر موجب افسوس نہ ہوگا کہ بیرو نجات کی احمدی بیبیاں دینی ضروریات سے بیخبر رہیں یا رکھی جائیں۔! اور کیا ان اہم ضروریات سے بیفکر رہ کر یا خود بھی ایک دوسرے کے لئے صحیح معنوں میں لباس کہلا سکتی ہیں جبکہ امور دین میں وہ باہم دگر پردہ پوش اور سچی راحت و زینت کا موجب نہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ دین سے غافل رہکر اگر اس زندگی میں کسی کی پردہ دری نہ بھی ہو تو عقبیٰ کی بازپرس کے وقت ضرور ہوگی کیونکہ خدا تعالیٰ صاف فرما چکا ہے کہ اے مومنو اپنے آپکو اور اپنے اہل کو بھی نار جہنم سے بچاؤ ۔

جہلا کا اسلام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اما بعد عرض ہے۔ اس ملک میں سخت بیدینی پھیلی ہوئی ہے مسلمان بہت ذلیل حالت میں اور اسلامی اصولوں سے بیخبر ہیں۔ اکثر لوگ کلمہ طیبہ بلکہ السلام علیکم تک سے واقف نہیں عوام تو خدا کا نام تک نہیں جانتے۔ دھنیے جلاہے کنجڑے وغیرہ جو تو یہاں مسلمانوں میں شمار ہوتی ہیں۔ ان کا اسلام صرف تعزیہ داری ہے۔ آجکل ڈھول ڈھمکے کا زور شور ہے۔ ہر ایک تعزیہ میں شریک ہوتا ہے جو لوگ کچھ سمجھدار ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تعزیہ داری نہو تو مسلمانی نظر نہ آوے ڈھول تاشہ بجانے کے وقت مثل دیوانوں کے نظر آتے ہیں مگر اسی میں یہ لوگ خوش ہیں انکو سمجھایا جاوے تو کہتے ہیں کہ یہ امام صاحب کا معجزہ ہے اتنے پیغمبر گذرے مگر اس دھوم دھام سے کسی نبی کی یادگار باقی نہیں ہے ان کی یہ مصروفیت اور انہماک دیکھکر خدا تعالیٰ کا فرمان کل حزب بما لدیہم فرحون یاد آتا ہے۔

دوسرے ایک میلہ یہاں ایک گاؤں مداری پور میں لگتا ہے وہاں کوئی پیر بتاتے ہیں جسے انہوں نے تو خدائی درجہ دے رکھا ہے غرض دین سے کوئی سروکار نہیں۔ تعزیہ داری میں ہماری مہربان گورنمنٹ کے ملازمین یعنی حکام پولیس کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ تمام رات نوبن کے روز سوتے نہیں۔ جاہل اور بے وقر قوموں کی لغویات تک میں گورنمنٹ نہایت مہربانی سے انتظام و اہتمام کی دردسری گوارا کرتی ہے پھر بھی بعض ناشکرے دل سے اس کے احسان مند نہیں ہوتے یہ لوگ ایسے جنون میں ہوتے ہیں۔ کہ مرنے مارنے سے نہیں ہٹتے گورنمنٹ عالیہ خدا اسے قائم رکھے اور دولت ایمان سے مالا مال کرے اس کے حسن تدبیر سے امن و امان قائم رہتا ہے۔ بڑے بڑے اہل ہنود کے درخت جن کی وہ پرستش کرتے ہیں جب تعزیہ کے راستہ میں آتے ہیں تو اس کو نکالنے کے لئے ان کے بڑے بڑے ٹنے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ ان کے پنڈت اور مہاجن صاحبان دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے ہیں لیکن انتظام پولیس کی وجہ سے کچھ بول نہیں سکتے۔ (نامہ نگار الفضل از سادات آباد)

تبلیغی رپورٹیں

اندرون ملک سے

(۱) صوبہ متحدہ سے

(خلاصہ عریضہ بحضرت اقدس) حضور سے رخصت ہو کر ایک ضروری کام کے لئے دیانگر سے گذرتا ہوا، رکوادہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ کانپور سے آگے ریل میں ایک نوجوان سوداگر بچہ جو علیگڈہ کا رہنے والا ہے اور کلکتہ میں ایک بڑے سوداگر کی دوکان پر رہتا ہے مذہبی گفتگو شروع ہوئی۔ میں نے ان کے آگے وفات مسیح کا ذکر شروع کیا اس نے کہا ہمنے آج تک مسیح کی وفات کا حال نہیں سنا بلکہ یہی لکھا دیکھا اور سنا۔ کہ مسیح آسمان سے اترینگے میں نے کہا قرآن کریم سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہوتی ہے ایک دو نہیں بلکہ پوری تیس آیات کلام ربانی سے مسیح کے مرنے کی خبر ہے۔ پھر آسمان پر جانا اور وہیں کا واپس آنا کیسا ؟ کیا خدا تعالےٰ اپنے کلام کے خلاف کرتا ہے۔ اس پر اس نے کہا نہیں خلاف نہیں کرتا۔ قرآن سے کہاں ثابت ہے ؟ میں نے ایک دو آیات پڑہیں اس پر وہ خاموش ہو گیا پھر میں نے ایک رسالہ مسیح موعود جو عاجز نے مرتب کر کے انجمن احمدیہ سبز بال کی طرف سے چھپوا کر مفت شائع کیا ہے اس کو دیا۔ اس پر اس نے کہا مجھے دو تین دو کیونکہ میں ایک دہلی بھیجونگا اور ایک علیگڈہ وہاں سے اس پر دریافت کرونگا۔ میں نے کہا آپ خود ان آیات و احادیث پر غور کریں سوچیں۔ یہ مولوی تو ہر ایک نبی ولی کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں پھر اس زمانہ کے مولویوں کی نسبت تو رسول اکرم صلعم نے بھی خبر دی ہے۔ اس لئے آپ خود غور کریں پھر خداداد عقل سے نتیجہ اخذ کر کے بطور سوال کے کسی جگہ لکھدینا مگر اس کے دوبارہ کہنے پر میں نے ایک اور رسالہ دیا جسکو اس نے بڑی دلچسپی سے جب تک میں ریل میں رہا ۱۲ یا ۱۳ صفحہ تک پڑہا۔ پھر مجھ سے مسیح موعودؑ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے مسیح موعودؑ و مسیح ناصریؑ کے حلیوں کے الگ الگ ہونے اور اما مکم منکم و لا مہدی الا عیسیٰ سے خوب سمجھایا پھر میں نے کہا یہ مولوی دلائل بینہ کا جواب تو دے نہیں سکتے مگر مثل عیسائیوں آریوں کے الزام لگائے چلے جاتے ہیں جیسے رسول اکرم صلعم پر یہ لوگ الزام لگاتے اور آپ کے نشانات کو جھٹلاتے چلے آتے ہیں۔ مگر دلائل کیطرف توجہ نہیں کرتے آپ کی پیشگوئیوں کو جھٹلاتے چلے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ سورہ الحاقہ میں فرماتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلعم بھی اگر ہم پر بعض باتیں افترا باندھتے جنکا حکم ہمنے نہیں دیا تو اس کی سزا میں ہم رگ حیات کاٹ دیتے جب رسول اکرم کے لئے یہ حکم ہے تو اگر حضرت مرزا صاحب خدا پر افترا کرتے تو کیوں خدا انکو ہلاک نہ کرتا پھر آپ کی خدا تعالیٰ اتنی تائید و مدد کیوں کرتا آپنے تمام اسلام کے دشمنوں کو براہین احمدیہ میں اسلام اور قرآن و نبی کریم کی تائید کے دلائل دیکر مقابلہ کے لئے بلایا مگر باوجود دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دینے۔ کے کسی نے جواب نہ دیا اسی طرح کرامات الصادقین میں اپنے منکر علما خواہ ہند کے ہوں یا عرب کے یا مصر کے اس کی مثل بنانیکی طرف چیلنج دیا مگر کوئی کامیاب نہ ہو سکا غرض وہ بڑی متانت سے سنتا رہا۔ پھر اس نے کہا اس بارہ میں کوئی اور تصنیف بتاؤ میں نے کہا حضرت اقدس نے قریباً اسی کتب تصنیف فرمائی ہیں جو قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں اس پر اس نے کہا آپکے پاس کوئی اور ہو تو دو میں نے کہا میرے پاس تو الگ کوئی کتاب اس وقت نہیں ہاں کچھ ہنڈبل تھے لاہوری احمدیہ بلڈنگ میں السید میں اشتہار کے انکے سات آٹھ نمبر میں نے دیئے مثلاً ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔ وفات مسیح از اناجیل۔ واقعہ صلیب کے بعد مسیح علیہ السلام کہاں گئے خروج دجال یاجوج ماجوج کشف المحجوب فی تعبیر خواب آخری زمانہ کا مصلح ظہور امام مہدی وغیرہ پر میں نے اس کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پتہ لکھدیا کہ مزید دریافت کرنا ہو تو خلیفہ وقت سے بذریعہ خط و کتابت کر لینا اپنا پتہ بھی لکھدیا اس کا بھی لکھ لیا خدا تعالیٰ اسکو ہدایت نصیب کرے آمین۔

خاکسار سراج الدین احمدی

عفی اللہ عنہ حال مقیم سرسا ضلع الہ آباد

(۲) ریاست پٹیالہ سے

(خلاصہ عریضہ شرح ایضاً) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فدوی مضافات سنور کے دیہات میں دورہ کر کے تبلیغ کی خدمت میں مصروف ہے حضور والا کی دعا و توجہ کی از حد ضرورت ہے۔ موضع بودہن پور ولکینا میں تبلیغ ہوئی تو بڑی دلچسپی سے سنی گئی اور سامعین نے یک زبان ہو کر کہا کہ باتیں سب سچی ہیں۔ اور کہا کبھی فرصت میں آکر سنا دیجائے کیونکہ آج کل دیہات میں مجمع کم ہوتا ہے مگر پھر بھی اچھا ہوا۔ پٹیالہ میں ایک مخالف ملا اور ارادہ کر کے ملا اور اس طرح گفتگو شروع کی کہ مولوی جی یہ تو بتلاؤ ہمارے مولوی تم لوگوں کو برا کیوں کہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن رسول دین خدا نماز روزہ وغیرہ ہمارا تمہارا ایک ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ سنئے صاحب سلسلہ احمدی کی خوبی اس وقت تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی اور کسی حق کے بھی سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک کوئی پہلا سلسلہ یا مجدد و امام جسکو سچا مانا گیا ہے بطور نمونہ تمہارے پاس نہ ہو۔ بولا سچ ہے عرض کیا گیا اچھا اب تم کسی اپنے مانے ہوئے سچے امام یا سلسلہ کا نام لو۔ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عرض کیا گیا انکو برا کہنے والے ہندو آریہ عیسائی سکھ دنیا کے دیگر کل ادیان کے لوگ ہیں ان کے بالمقابل جو تعداد میں کم ہو تمہارے پاس رسول اللہ صلعم کی سچائی کی دلیل کیا ہے وہ بھی بتاؤ۔ کہا ہم سچا کہتے ہیں کوئی کیسے نہ کہے بتلایا گیا یہ تو ایک تمہارا دعوےٰ ہے دلیل نہیں۔ بولا بس ہمارے پاس اور ہمارے علماء کے پاس اس سے زیادہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہا گیا کسی ولی کو ہی پیش کرو۔ بولا ہم دلیل کے ساتھ کسی کو بھی سچا نہیں بتلا سکتے اس پر اسکو صادق و کاذب کی کسوٹی بتلائی گئی اور اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو پیش کیا گیا۔ تو بولا بیشک اس طرح پر سچے ہیں۔

(نامہ نگار الفضل)

نوٹ۔ دیگر مقامات کی چند اور تبلیغی رپورٹیں آئی ہوئی ہیں جو افسوس کہ اس دفعہ بچند وجوہ درج نہیں ہو سکیں انشاءاللہ آئندہ شائع کر دیجائینگی۔ احباب اس کا خاص خیال رکھیں کہ اس عنوان کے تحت میں درج ہونے کے لئے جو تحریرات روانہ فرماویں۔ ان میں قابل اشاعت امور کے علاوہ اور کچھ نہ لکھا جائے۔ خاصکر تعمیل سے ممنون فرماویں۔ ایڈیٹر

دعوت الی الخیر

انگلستان میں متلاشیان حق کے خیالات

یہ ثابت کرنیکی ضرورت نہیں کہ آفتابِ صداقت سب سے پہلے سعید الفطرۃ انسانوں کے قلوب پر چمکا کرتا ہے۔ بعد ازاں اُسکی نورانی کرنیں نہاں خانۂ دل سے نکلکر عالمِ ظہور میں جلوہ نمائی کے لئے ایک تڑپ پیدا کرتی اور آخر زبان (یا قلم) کے ذریعہ آشکارا ہوکے رہتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ جب اللہ تعالیٰ ان عُشاق صدق وصفا کی راہ سے ساری روکیں دُور فرما دیتا ہے تو پھر وہ برملا صفِ صدیقین میں آن کھڑے ہوتے ہیں۔ سرزمین مغرب میں خدا تعالےٰ کے فضل سے غلامانِ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں حقیقی اسلام کی جو تخم ریزی ہو رہی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اس کے بہت سے ہونہار تو نہال بھی وہاں پیدا ہوکر نشو ونما پانے لگے ہیں انکے قبول احمدیت کی کیفیت ہمارے احباب ان کالموں میں کم وبیش ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ ظاہر ہے کہ یہ تسلی بخش نتائج ہمارے پیارے احمدی مشنریوں کی اُنہی مساعی جمیلہ کے شیریں ثمرات ہیں جو وہ بذریعہ تحریر وتقریر وہاں انجام دے رہے ہیں۔ ان مساعی میں ایک بڑا حصہ اس خط وکتابت کا سمجھئے جو مکرمی چودھری فتح محمد صاحب ایم اے اور اخویم قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے یورپ کے متلاشیانِ حق کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی نامہ وپیام میں سے کچھ خطوط قبل ازیں درج اخبار ہو چکے ہیں۔ اور بعض کا ترجمہ یا خلاصہ ہم آج درج ذیل کرتے ہیں جس سے اُن خطوط کے لکھنے والوں کا اخلاص اور اسلام سے محبت ظاہر ہوتی ہے ✤

(۱) مس آر۔ ایچ صاحبہ اپنی چِٹھی مورخہ ۳۱۔ اکتوبر میں رقمطراز ہیں:۔

بھیجئے آپکے دو تو رسالے یعنی ایک دربارۂ الہام اور دوسرا ایمان کے درجہ سے ترقی حاصل کرکے ایقان تک پہنچنے کے متعلق بڑی دلچسپی سے پڑھے۔ میں ایسے امور میں اپنی جگہ پر بڑی راسخ الاعتقاد ہوں مگر ان رسائل کے مطالعہ نے مجھے مجبور کر دیا کہ ان مسائل کے متعلق ایک بار پھر غور کروں۔ اور میں نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ قرآن (مجید) کا مطالعہ کروں ✤

(۲) مس ایم ایچ صاحبہ اپنے خط مورخہ ۱۳۔ اکتوبر میں تحریر فرماتی ہیں:۔

یہ زمانہ جملہ مذاہب (واقوام) کے لئے اُداسی کا ہے اور انھیں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں زبردست سی زبردست عقائد کو ہلا ڈالنے والی ہیں۔ لوگ ایسے دل شکستہ اور اسقدر تشویش میں مبتلا ہیں کہ اُن سے خدا کا ذکر بھی کرنا بے محل معلوم ہوتا ہے۔ ہاں مگر ان حالات کے متعلق **احمدؑ** کی پیشگوئی ضرور حیرت انگیز ہے۔ لیکن انگلش قوم کے لوگ اسکو قبول کرنیکی جانب متوجہ ہوتے نظر نہیں آتے

(خلاصہ)

(ہمیں خدا کے فضل سے مایوسی نہیں اور یہی اسلام کی ہی تعلیم ہے۔ (الفضل)

(۳) مسز ایل آر صاحبہ اپنی چِٹھی مورخہ ۲۷۔ اکتوبر میں لکھتی ہیں:۔

میں اپنے شوہر کی کتابوں میں تلاش کرتی رہی ہوں کہ کوئی جلد **قرآن شریف** کی بھی دستیاب ہو جائے کیونکہ میری خواہش ہے کہ میں اس کا مطالعہ کروں لیکن افسوس کہ اب تک ان میں سے مجھے کوئی قرآن نہیں ملا ✤

(۴) خاتون موصوفہ ہی اپنے دوسرے خط مورخہ ۲ نومبر میں رقم فرماتی ہیں:۔

آپکے پچھلے عنایت نامہ اور تحریرات منسلکہ سے مجھ کو بڑی دلچسپی حاصل ہوئی۔ ہاں میں آپکے اسلامی معتقدات سے واقفیت حاصل کرکے مسرور ہونگی۔ جو کچھ بھی آپ مجھے بتلائیں ہم مسیحیوں کے واسطہ خدا کی محبت مسیح میں آشکار کی جا چکی ہے لیکن میرا ذاتی اعتقاد ہے کہ تمام نسل انسانی کی ترقی میں مدد دینے والے محبت الٰہی کے طریقے ممکن ہے کہ اور بھی ہوں۔ اور جہاں تک کہ انسان کا مذہب یعنی خدا کے متعلق اسکے عقائد اسکو اپنے بنی نوع کے ساتھ عدل۔ نیکی۔ محبت اور حسن سلوک کی تعلیم دیں۔ بہرحال اچھے ہیں۔ خواہ وہ اس ہستی اعلےٰ کو خدا۔ اللہ۔ کرشن یا بدھ وغیرہ کسی نام سے پکارے۔ اور گو سر دست میں نہیں سمجھ سکتی کہ مسیح کے حُسن اور اُسکی تعلیمات کو کسی اور پیغمبر یا ہادی کی خوبیاں اور اُسکی تعلیمات میرے دل سے بھلا سکیں۔ تاہم مجھے اسلامی تعلیم کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ میں دُعا (نماز) کی مختلف صورتوں اور اُن کے اوقات کے متعلق بھی از دیاد معلومات کی خواہشمند ہوں۔ جو مجھ کو اپنے پیارے (آسمانی) باپ کے حضور تہ دل سے مانگنی چاہیئے۔ (ملخص)

ضروری گذارش

بخدمت جمیع احمدی برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت فضل عمرؓ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے دسمبر ۱۴ء میں جلسہ کے موقعہ پر جماعت کو بہت سی باتوں کیطرف توجہ دلائی۔ ازانجملہ اُن کے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ ایک شخص کو میں نے لگایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح عمری کے متعلق نوٹ لکھے سب دوست اپنے معلومات اور معاملات جو حضرت مسیح موعود کے متعلق ہوں خواہ زبانی گفتگو یاد ہو یا کوئی تحریر حضرت صاحب کی ہو یا خطوط ہوں وہ میرے پاس بھیجدیں اصل بعد نقل واپس ہونگے باقی جو خود کچھ لکھ کر بھیجدینگے وہ سوانح عمری میں درج ہو جاوے گا۔ اس حکم کی طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے۔ ۹ کے قریب خط مولوی عبداللہ سنوری نے بھیجے ہیں یا بہت تھوڑے سے مضامین آئے ہیں۔ اب جملہ احباب کو حسب الارشاد حضرت فضل عمرؓ توجہ دلائی جاتی ہے کہ بہت جلد دوست جو جو باتیں یا نشانات متعلقہ شائع نہیں ہوئے۔ یا وہ واقعات ومعاملات جو حضرت صاحب کے ساتھ انکے ہوئے یا خطوط جلد روانہ کریں یا نوٹ کرکے جلسہ سالانہ پر ہمراہ لاویں جو صاحب جلسہ پر تشریف نہ لا سکیں وہ بذریعہ ڈاک روانہ کردیں یہ اختیار ہے خواہ حضرت صاحب کے نام پر روانہ فرمادیں یا عاجز کے نام پر روانہ فرمادیں ✤

جو صاحب غفلت یا سُستی سے اس طرف توجہ نہ فرماوینگے۔ سوانح عمری شائع ہونیکے بعد ان کو افسوس کرنا پڑے گا۔ کہ کیوں ہم نے فلاں تحریرات شائع نہ کرادیں اس لئے اس کام کو مقدم خیال کرکے اِس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ✤

عاجز قدرت اللہ سنوری از قادیان دارالامان

معارف قرآن مجید

از افاضات سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ بنصرہ)

(نوشتہ اسسٹنٹ ایڈیٹر)

پچھلے دنوں جب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب جج یہاں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے قرآن شریف پڑھنا شروع کیا لیکن چونکہ آپ کو جلدی ہی واپس چلا جانا پڑا۔ اس لئے یہ درس جو صرف آپکی گذارش پر شروع ہوا تھا بند ہو گیا۔ اس درس کے کچھ نوٹ کسی پچھلی اشاعت میں درج کئے گئے تھے۔ ان کا بقیہ اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ ناظرین اخبار اس مائدہ شیریں سے شیریں کام ہوں جسکی طرف ہر وقت انکی نگاہیں لگی رہتی ہیں ✣

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا ط میں یہ ذکر تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نشان اور پیشگوئیاں ہوتی ہیں انمیں کسی قدر اخفا بھی ہوتا ہے تاکہ ایمانداروں اور نام کے مسلمانوں میں فرق ہو جائے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر کسی پیشگوئی کی سمجھ نہ آئے تو وہ لوگ جو پکے مومن ہوتے ہیں۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ۔ خدا تعالیٰ کیطرف سے حق ہی حق آتا ہے یہ بات بھی خواہ کسی طرح پوری ہو حق اور درست ہی ہوگی۔ لیکن منافق لوگ ایسے وقت میں ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور بالکل انکار کرکے کفار کی طرح یہ کہدیتے ہیں کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا کیوں خدا نے یہ بات کھول کر اور تفصیل سے بیان نہیں کر دی۔ اس سے تو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ اور اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا ✣

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ط	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار یہ سوال کرتے ہیں مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا

ان کو اس کا جواب دیدو کہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ط اس سے ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ایک قوم کی ہدایت ظاہر کردیں۔ اور ایک کی ضلالت ✣

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ گمراہ کرنا تو شیطان کا کام ہے جیسا کہ قرآن شریف میں دوسری جگہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے ایک قوم کو گمراہ کرنے کے کیا معنی؟ اسکے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں اس لئے خدا تعالےٰ کی طرف اسبات کو منسوب کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ ان نشانات اور پیشگوئیوں کا انکار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کیطرف سے آتی ہیں اور اس وجہ سے گمراہ قرار دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے گویا انکی گمراہی خدا تعالیٰ ہی کیطرف منسوب ہوئی ✣

خدا تعالیٰ کا کلام اور نشانات بارش کیطرح ہوتے ہیں جس طرح جب بارش زمین پر برستی ہے تو جس جگہ مضر اور نقصان رساں بیج ہوتے ہیں وہ بھی پھوٹ آتے ہیں اور جس جگہ مفید اور نفع بخش بیج ہوں وہ بھی نکل آتے ہیں۔ اسی طرح جب خدا کے کلام کی بارش انبیائے کرام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے تو جن دلوں میں گند ہوتا ہے وہ اسکی وجہ سے گند میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں نیکی اور تقویٰ ہوتا ہے وہ اسمیں بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث نہیں ہوئے تھے حضرت ابوبکرؓ اور ابوجہل میں دیکھنے والے کے لئے کوئی فرق نہ تھا۔ بلکہ ابوجہل زیادہ معزز اور باوقار سمجھا جاتا تھا لیکن جب آپ تشریف لائے۔ اور آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے کلام کی بارش ہوئی۔ تو ان دونوں میں فرق ظاہر ہوگیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے دل میں چونکہ تقویٰ وطہارت۔ نیکی اور صلاحیت کا بیج تھا۔ اس لئے اُس نے ترقی کرکے آپکو ایک اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا دیا۔ لیکن ابوجہل کے دل میں گند اور شرارت کا بیج تھا جس نے پھوٹ کر اس کو فِی النَّارِ وَالسَّقَر کر دیا۔ اور دُنیا نے دیکھ لیا کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔ تو فرمایا کہ خدا کے کلام کی وجہ سے بہتوں کی گمراہی ظاہر ہو جاتی ہے اور بہتوں کی ہدایت ✣

وَمَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ	چونکہ پچھلی آیت سے شک ہو سکتا

تھا۔ کہ خدا ہی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اس لئے فرمایا۔ کہ خدا کسی کو مجبور کرکے گمراہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہی لوگ جو خود بدی کرتے ہیں ان کو بدی میں بڑھنے دیتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ کسی نیک کو بد کردے۔ یا کسی بے قصور کو بد قرار دے دے۔ بلکہ یہ فاسقوں یعنی بدعہد لوگوں کے لئے ہے ✣

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ط	یہ فاسق کے نشانات بتائے اوّل یہ کہ انہوں نے خدا سے جو پکا عہد باندھا

تھا۔ اسے توڑ دیا۔ دوم جسکے ساتھ تعلق رکھنے کا حکم تھا۔ اس سے قطع تعلق کر دیا۔ سوم ملک میں فساد ڈال دیا ✣

فسق کے معنی خروج کے ہیں یعنی اطاعت سے نکل جانیکے۔ قرآن شریف میں فاسق کا لفظ تین معنوں میں آیا ہے (۱) کافر۔ (۲) بدکار (۳) اور خارج عن الطاعت کے لئے اس آیت میں اوّل عہد کو توڑنے والے یعنی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو فاسق کہا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام نے تو یہ عہد لیا تھا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کہ تم سب ایک ہوکر رہنا اور آپس میں ہرگز ہرگز کسی قسم کا تفرقہ نہ ڈالنا۔ لیکن جب کوئی اس عہد سے باہر نکلتا ہے تو وہ اسکو توڑتا ہے اس لئے فاسق ہے۔ دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کو بھی فاسق کہا گیا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے سب نبیوں کی اُمتوں سے آنحضرت صلعم کے متعلق عہد لیا۔ کہ اسؐ کو ماننا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق انکی کتابوں میں پیشگوئیاں بھی موجود تھیں۔ لیکن اُنھوں نے آپؐ کو قبول نہ کیا بلکہ انکار کر دیا۔ اور جب انکار کر دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے جو اَنْ یُّوْصَلَ بِہٖ کا حکم دیا تھا اسکو انھوں نے توڑ دیا۔ اور اس انسان کے ساتھ جس نے بنی نوع کے فائدہ اور بھلائی کا کام شروع کیا تھا۔ اور جسکے متعلق خدا نے حکم دیا تھا کہ اسکے ساتھ شامل ہو جانا۔ اُنھوں نے تعلق نہ رکھا۔ لیکن اگر انھوں نے یہ بھی نہ کیا تھا کہ باوجود حکم اور تاکید کے اور اپنی کتابوں میں پیشگوئیاں موجود ہونے کے تعلق نہ رکھا۔ تو اتنا تو کرتے۔ کہ امن سے رہتے اور کوئی شرارت وغیرہ نہ کرتے۔ مگر یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ انھوں نے تو زمین میں فساد شروع کر دیا۔ اور شریروں کے ساتھ مل گئے ✣

لوگوں کو ہمیشہ سے نبیوں کی معرفت یہ حکم ہوتا رہا ہے کہ تم نیکوں کے ساتھ ہونا اور انکی مدد کرنا۔ (اس آیت میں اسبات کیطرف بھی اشارہ ہے) لیکن اگر کوئی اپنی بدبختی

اور کم نصیبی سے کسی نیک کو نیک نہیں سمجھ سکا تو اسے چاہیئے تھا کہ یہ دیکھتا۔ کہ اس انسان کے ذریعہ دنیا میں فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان۔ اگر اسے فائدہ نظر آتا تو خود بھی اس کے ساتھ ہو جاتا۔ اور اگر فائدہ نظر نہ آتا۔ تو اسے خود تنگ نہ کرنا چاہیئے تھا بلکہ اس کے متعلق خاموش ہو جاتا۔ اور اسکے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیتا کہ اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو خدا خود اسے سزا دے گا لیکن وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا بلکہ خود تنگ کرنے اور تکلیف پہنچانے کے درپے ہوتا ہے۔ وہ بہت ہی ظلم کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جسکی سزا آخرت میں ملتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ ہر ایک قسم کے کفر کی سزا اسی دنیا میں مل جاتی تو کوئی بھی کافر نہ رہتا۔ اور کافر ہرگز دنیا میں کسی قسم کی ترقی نہ کر سکتے۔ دوسرا وہ کفر ہے کہ جسکی سزا اسی دنیا میں ملتی ہے یہ وہ کفر ہے۔ جو نبی کو تنگ کرنے اور اسکی جماعت کو دکھ اور تکالیف دینے کی وجہ سے ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہماری **جماعت کو اگر یہ لوگ تنگ نہ کرتے اور ہمیں دکھ نہ دیتے۔ تو ان پر طاعون وغیرہ عذاب نہ آتے۔ اور اب بھی اگر یہ رک جائیں تو طاعون اس ملک سے جا سکتی ہے +**

پنجاب میں سب سے زیادہ طاعون کا زور ہوتا ہے جسکی یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے سب سے زیادہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کو دکھ دیئے۔ اور اس کفر کے مرتکب ہوئے جو عذاب کا موجب ہوا کرتا ہے۔ تو فساد فی الارض کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں عذاب آتے ہیں۔ اس لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جب تک کوئی نبی نہ آ چکے۔ اسوقت تک کوئی عذاب نہیں آتا۔ جب نبی آ جائے۔ تو اس کے بعد عذاب آتا ہے + (باقی دارد)

مغربی محاذ پر چھوٹی موٹی لڑائیاں | فرانس کے مختلف مقامات پر اواخر نومبر میں چند جھڑپیں ہوئیں۔ جنمیں دشمن پسپا ہوا اور اپنے قیدی اور لاشیں چھوڑ گیا +

خبریں

جنگ

جرمن افسروں کے خلاف بغاوت | لنڈن سے ۲۹ نومبر کا پیام برقی ہے کہ بیان کیا جاتا ہے۔ دمشق میں ترکی جنگی جوان جرمن افسروں سے بگڑ گئے اور دو کو نشانہ بندوق بھی بنایا +

اطالوی دباؤ | فیوم کے علاقہ سے تیس ۳۰ ہزار آسٹروی سپاہ اطالوی محاذ کیطرف گئی ہے جہاں (دشمن کو) کمک کی سخت ضرورت ہے +

نیم سرکاری مراسلہ | لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ گورنیریا کے نواح میں آگ لگی ہوئی ہے۔ باقی سویلین آبادی چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ پوڈگورا کے جنوب میں کچھ مورچوں پر اطالوی قبضہ ہو گیا ہے۔ آسٹروی بھی اسے تسلیم کرتے ہیں +

ناکام جرمن منصوبہ | ایضاً۔ (〃) پولیس نے جرمنوں کے ایک منصوبہ کا پتہ لگایا ہے جس کا مرکز لوگانو کا جرمن قونصلخانہ تھا۔ اور مقصد یہ کہ اٹلی کے ذخائر حرب کے کارخانوں اور ریلوں کو ڈائنامیٹ لگا کر اڑا دیا جائے +

لارڈ کچنر پیرس میں | ایضاً (〃)۔ لارڈ کچنر پیرس پہنچ گئے۔ پریزیڈنٹ جمہوریہ فرانس نے ان کا استقبال کیا۔ لارڈ ممدوح نے اس سے قبل وسطی آئسونزو کے محاذ پر پہنچکر اس کے بعض حصص بھی ملاحظہ فرمائے۔ جہاں گورنیریا واقع ہے۔ حضور ملک معظم نے آپ کا استقبال کیا اور گرانڈ کروس کا اعزاز عطا فرمایا +

سربی مقابلہ | سلانیک کی تار خبر سے معلوم ہوا کہ مناستر کی حالت نازک ہے سول حکام نے شہر چھوڑ دیا ہے مگر کرنیل واسیچ کا عزم بالجزم ہے کہ آخر دم تک ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ سرویوں نے ابھی تک مناستر پر حملہ نہیں کیا ہے۔ برف بلغاریوں کے سر پر منڈلا رہی ہے جسکے خوف سے بہتیرے بلغاری میدان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں +

رومانیہ اور جنگ شاہ رومانیہ کا بیان | بخارسٹ کی تار خبر (۲۹ نومبر) ہے کہ شاہ (رومانیہ) نے اپنی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کو لہولہان کر دینے والی خونریز جنگ ہمارے اردگرد جاری ہے۔ اور اسکی شدت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ بحالت موجودہ روس پر ہمیشہ سے زیادہ یہ امر فرض ہو گیا ہے کہ ہمارے فوائد عظیمہ کی حفاظت کے لئے ہماری مساعی کو متحد کرے۔ پھر شاہ نے سپاہ کے لئے سامانِ رسد کی بہم رسانی کا ووٹ پاس کرنے کی تحریک کی +

روسی محاربات | پیٹروگراڈ کے پیغامات تار (۳۰ نومبر) سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ الکسٹ میں شدید جنگ ہوئی)۔ اور دشمن کو بھاگنا پڑا۔ روسی غنیم کی خندقوں پر قابض ہو گئے ایک جرمن ڈویژن کا کمانڈر گرفتار ہوا مع چند دیگر افسر

اطالین میدان جنگ | گورنیریا کے شمال مغرب میں بڑی غضبناک لڑائیاں ہوئیں جہاں غنیم کو بڑی مضبوط کمک پہنچ گئی تھی۔ اطالوی خندقوں میں دست بدست لڑائی بھی ہوئی۔ آخرکار دشمن کو ہزیمت ہوئی ۷۰۲ جرمن اسیر ہوئے اور تین کلدار توپیں اور بہت کچھ سامان جنگ اطالوی سپاہ کے ہاتھ آیا +

جرمن آبدوز غرق | ڈنکرک کے قریب ایک برٹش طیارہ نے دشمن کی آبدوز کشتی غرق کر دی +

مانٹی نیگرو اور جنگ | بادشاہ جبل اسود نے اپنے ایک اعلان میں کہا کہ ہم مرتے دم تک مقابلہ کرینگے اور مر رہنے کو غلامی پر ترجیح دینگے +

جرمنی میں ناراضی | برلن میں ایک ہزار عورتوں نے محل شاہی کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور اس امر کا مطالبہ کہ ہمارے شوہروں کو میدان جنگ سے واپس بلا دیا جائے اور کھانے پینے کا بہتر بندوبست کیا جائے +

ہوائی جنگ | تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوائی جنگ میں غنیم کے بالمقابل برٹش طاقت غالب ہی ان دنوں دشمن کے کئی طیاروں سے اکیلے برطانی طیارے نے خوب مقابلہ کیا۔ اور نیز دشمن کی خندقوں پر گولہ باری کی۔ پھر یہ مشینیں نے دھاوا کیا اور صحیح سلامت واپس آگئیں۔ پھر ایک برٹش بحری طیارے اور ایک فرنچ ہوائی جہاز نے دشمن کے دو ہوائی جہازوں کو گرا لیا۔

مناستر کی حالت | تازہ خبر ہے کہ۔ سویلین شہر کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ مگر بلغاری قبضہ کی تاحال کوئی خبر نہیں آئی۔ بلقان میں

احمدی زرگر مہاجر نام احمد دین سے
سامر خالص کر کے دینا فرض حتی جبین ہے

مجھے چاندی سونیکے زیور بہت عمدہ اور نفیس بنانے آتے ہیں نیز ڈائمنڈ کٹ کے زیورات نگینے بنانے میں بھی خدا کے فضل سے مجھے کمال حاصل ہے۔ ہندوستانی زیور بھی عمدہ بنا سکتا ہوں چاندی سونیکا اچھی طرح خالص کرنا بھی جانتا ہوں چاندی پر سونیکا ملمع کر کے بھی بنا سکتا ہوں اور بغیر تیزاب کے ہاتھ سے ملمع کرتا ہوں اس کے علاوہ ہر قسم کا زیور نمونہ دیکھکر تیار کر سکتا ہوں پرانے زیور خواہ سونے کے ہوں یا چاندی کے خرید لیتا ہوں یہ اعلان میں ہمدردی کے لئے کرتا ہوں۔ جن بھائیوں کو مندرجہ باتوں میں سے کسی کی ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں انشاء اللہ ہر جگہ کی نسبت فائدہ میں رہینگے:

احمد دین زرگر مہاجر (احمدی) قادیان

درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن شریف کے مکمل تفسیری نوٹ سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک علوم و معارف کا نہایت ذخیرہ ضخیم چار سو صفحہ تقطیع کلان **قیمت للعہ/**

دفتر الفضل قادیان

ضرورت

(۱) ایک ماہر یوریبہ دھوبی کی جو انگریزی زنانہ مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپے سے ایک روپیہ سالانہ ترقی دیکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہوگی۔
(۲) دو ہوشیار خوشقلم مال کے کام سے خوب واقف احمدی پٹواریوں کی تنخواہ ع۵ سے ع۵ تک مندرجہ بالا امیدواران کو مالیر کوٹلہ پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفر خرچ ملیگا: پتہ

خانصاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

تریاق ثلاثہ

یعنے

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ کا امراض شدیدہ ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہوجائیں۔ ورنہ سل ہوجاتی یا دق کا شکار ہونگے۔ ذات الریہ کا نشانہ بنینگے ان تینوں امراض شدیدہ کیلئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے استعمال سے لوگ امن میں بینگے جبکو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامن گیر رہتی ہو خدا کے فضل سے ہر سہ امراض مقوتہ سے وقت میں جاتے رہینگے **قیمت فی ڈبیہ ۸/**

ملنے کا پتہ

نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان

دوائے مقوی

حضرت مولوی حکیم حاجی نور الدین صاحب رضی خلیفہ اول کی نہایت ہی مجرب ہے جو نزلہ زکام ضعف اعضائے رئیسہ اختلاج اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے یہ وہی کشتہ جریان ہے جو کثرت سے فروخت ہوتا رہا ہے قیمت ع۶ تولہ:

المشتہر خاکسار بدر الدین (احمدی) قادیان

تذکرۃ الذاکرین [?]

مصنفہ منشی خادم حسین صاحب بھیروی اہل تشیع کی تردید میں چھپکر طیار ہوگئی ہے۔ احباب ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر جلد منگوالیں۔ اور اپنے شیعہ دوستوں میں تقسیم کریں۔ اڑہائی آنے کے ٹکٹ میں دو کتابیں بھیجی جائینگی۔

مہتمم دفتر ترقی اسلام قادیان

چیکا جق وکامن راج بی بی ہر دو حصہ

یہ تینوں رسالے منظومہ بزبان پنجابی دوبارہ چھپکر شائع ہوگئی ہیں فی رسالہ ۔ رنی سینکڑہ عہ

محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے ہے۔ یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں۔ ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کوفت و تکان کیسی ہی ہو۔ ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے اکسیر ہیں (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں۔ (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا کہ انسان کے لئے اکسیر البدن ہیں۔

قیمت ۲۴ گولیاں عہ کو ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان ضلع گورداسپور

میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہم نے خاص و عام کی سہولیت کے لئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اس میں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچے سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے اس میں سیویاں ایک گھنٹے کے اندر اندر ۲ سیر تک بنسکتی ہیں قیمت میں ارزان اور وزن میں بھی صرف ایک سیر۔ تاجروں کیواسطے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین معہ دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عہ مستری فضل کریم نزد مہمانخانہ مسیح موعود قادیان

چار نسخہ مجرب کا طبیب

روغن مسیحائی یہ مقوی اعضائے رئیسہ ہے قیمت ۵ تولہ۔
گولیاں مسیحائی قیمت ۳ درجن:
سرمہ مسیحائی۔ آنکھوں کے ہر قسم کے امراض کے لئے قیمت ع۶ فی تولہ:
منجن مسیحائی دانتوں کو چمکانے اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے قیمت ۸/ فی تولہ:

خاکسار عزیز الرحمن احمدی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور